Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اجراء ۱۸ جون ۱۹۱۳ء

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ ۸ ظہور ۱۳۵۸ ہش ۸ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۸۰

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

آج دوسرے روز بھی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

برما سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں موٹر کے جس حادثے میں مکرم شفیق قیصر صاحب مرحوم انتقال فرما گئے تھے اس حادثے کے زخمی محترم شوکت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ برما اور سیکرٹری مال مکرم شیخ داؤد احمد صاحب اور مکرم سلیم صاحب ابھی تک زخموں سے صحتیاب نہیں ہوئے ہیں احباب سے ان کی شفایابی کیلئے درخواستِ دعا ہے ۔

نیز اس حادثے میں شہید ہونے والے مکرم سلیمان صاحب کی بیوی بچوں اور شفیق قیصر صاحب مرحوم کے بچوں اور عاجزہ کے لئے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور تمام مشکلات سے نجات دلائے ۔ آمین

خاکسارہ منصورہ شفیق

اہلیہ مکرم شفیق قیصر صاحب مرحوم

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست تحریک جدید

مجاہدین تحریک جدید سالِ رواں کا سو فیصد چندہ ادا کرنے والوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے ۔ احباب اپنے وعدہ جات ادا کر کے مقامی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کو دعائیہ فہرست میں شمولیت کے لئے اپنے نام درج کرائیں ۔ سیکرٹری صاحبان سے گزارش ہے کہ جملہ فہرست ۲۲/۸/۷۹ سے پہلے دفتر وکیل المال اوّل میں بھجوا دیں ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

نرا ظاہری زہد کارآمد نہیں ہو سکتا جب تک خدا کا فضل ساتھ نہ ہو

حقیقی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ انسان زمانۂ شباب میں کوشش کرے

ارشادِ باری تعالیٰ

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۱۰۳)

ترجمہ :- اے رسول ! ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور اُن کی ترقی کے سامان مہیا کرے اور اُن کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا اُن کی تسکین کا باعث ہوگی اور اللہ تعالیٰ تیری دعاؤں کو بہت سُننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ : یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہری شکل و صورت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے (کہ وہ پاکیزہ ہیں یا نہیں) ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" نرا زہد ظاہری ہی جو انسان اپنی کوشش اور سعی سے کرتا ہے کارآمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو ۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے ۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے ... باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں تو اس ظاہری تقویٰ و طہارت کی ایسی ہی مثال ہے ۔

تاہم حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے ۔ "

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹)

" ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے لیکن جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم بھی شاملِ حال نہ ہو تب تک وہ اُس کے کام نہیں آسکتا ۔ "

البدر جلد ۴ صفحہ ۱۰ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۵ء)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ رمضان ۱۳۹۹ھ
۸ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۸ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے خطرناک دشمن اور اس کے انتہائی خطرناک حربے

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جس سب سے زیادہ خطرناک دشمن اور اس کے انتہائی خطرناک حربوں اور چالوں سے بار بار اور بہ تکرار خبردار فرمایا ہے وہ ہے شیطان جو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے دھتکارا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بڑی کثرت سے آگاہ کیا ہے کہ شیطان ان کا کھلا کھلا دشمن ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اسے ہمیشہ اپنا دشمن ہی سمجھیں اور کبھی اس کے بہکائے میں نہ آئیں اور اس کی پیروی کبھی نہ اختیار کریں۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ شیطان انسانوں کو بڑے پُر اسرار طریقوں سے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور بے حیائی کی ترغیب دلاتا ہے اور اپنی ہی طرح انہیں بھی راندۂ درگاہ بنا کر چھوڑتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص یا کوئی قوم شیطان کے بہکائے میں آکر خدا تعالیٰ سے بغاوت پر اُتر آتی اور گمراہی کی راہ پر پڑ جاتی ہے تو وہ شخص یا وہ قوم ہی گمراہ نہیں ہوتی بلکہ اُس کی آئندہ نسلیں بھی گمراہی میں پڑ کر روحانی طور پر تباہ و برباد ہوئے بغیر نہیں رہتیں اور پھر گمراہی کا یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاتا ہے اور اُس قوم کا دوبارہ ہدایت کی طرف واپس آنا اس لئے از حد مشکل ہو جاتا ہے کہ بعد کی نسلیں اس احساس سے عاری ہو کر کہ انہوں نے شیطان کی غلامی اختیار کر رکھی ہے یہ کہنا شروع کر دیتی ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی راہ پر چلتے دیکھا تھا اور یہی ہدایت کا اصل راستہ ہے۔ جب انہیں ہدایت کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ یہی کہتی ہیں کہ ہدایت کی طرف بلانے والا ہمیں ہمارے آباء و اجداد کے مسلک سے ہٹا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ ہدایت کی طرف بُلانے والے کی آواز پر کان دھرنے پر آمادہ نہیں ہوتیں۔ وہ یہ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے آباء و اجداد کے مسلک پر گامزن ہونے کی وجہ سے ہدایت پر ہیں اور اس حقیقت سے بے خبر ہوتی ہیں کہ وہ فی الاصل شیطان کے اشاروں پر چل رہی ہیں۔ ایسی صورت میں آباء و اجداد کے صریحاً غلط مسلک کی تقلید کو اللہ تعالیٰ نے شیطان کی تقلید قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان قوموں کی آئندہ نسلوں کی گمراہی کی آئینہ دار اس ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ (لقمٰن آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اسکی اتباع کرو تو کہتے ہیں نہیں! ہم تو اس کی اتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان (ان کے باپ دادوں کے ذریعہ سے) ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو (پھر بھی وہ ایسا کریں گے)؟

اس سے ظاہر ہے کہ شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا کوئی معمولی فروگزاشت نہیں ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان خود ہی گمراہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی گمراہ کرنے کا موجب بنتا ہے۔ آئندہ نسلوں کے لئے شیطان اور بھی زیادہ پسِ پردہ چلا جاتا ہے کیونکہ ان کے لئے اُس کی تقلید باپ دادوں کی تقلید کا رُوپ دھار لیتی ہے اور وہ یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوتیں کہ فی الاصل ان کے باپ دادا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کی وجہ سے گمراہ ہو گئے تھے۔ الغرض کسی انسان یا قوم کے لئے سب سے بڑا خطرہ یہی ہوتا ہے کہ وہ کہیں شیطان کے بہکائے میں آکر ہدایت سے دُور نہ ہو جائے کیونکہ اس کا اثر آئندہ نسلوں پر بھی پڑتا ہے اور ان کے لئے ہدایت کی راہ مسدود ہو کر رہ جاتی ہے۔

اس سب سے بڑے خطرہ سے آگاہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس سے بچنے کا طریق بھی بتاتا ہے اور وہ یہی ہے کہ ہر انسان اپنی انفرادی حیثیت میں اور اسی طرح پوری کی پوری قوم اپنی اجتماعی حیثیت میں اپنی توجہ کو ہر لمحہ اور ہر آن خدا کی طرف رکھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ایسے افراد اور ایسی قوم کو شیطان ورغلانے اور گمراہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شیطان کے خطرہ سے آگاہ کرنے کے معاً بعد اس سے بچنے کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

(باقی ص ۵ پر)

روزہ تریاق ہے شیطان کے سب زہروں کا

آپ گر مردِ مسلماں ہیں تو روزے رکھیئے
طالبِ رحمتِ رحماں ہیں تو روزے رکھیئے

رزقِ صائم کی فراخی کا خدا ہے ضامن
آپ گر رزق کے خواہاں ہیں تو روزے رکھیئے

روزہ عصیاں سے بچاؤ کا ہے اک حصنِ حصین
آپ عصیاں سے ہراساں ہیں تو روزے رکھیئے

صاف مذکور ہیں قرآن میں احکامِ صیام
آپ گر تابعِ قرآں ہیں تو روزے رکھیئے

صَوم ہے غربت و افلاسِ غریباں کا علاج
آپ ہمدردِ غریباں ہیں تو روزے رکھیئے

حق کے خاص عفو و عطا کے ہیں اگر خواہاں آپ
اور تقوٰی کے بھی جویاں ہیں تو روزے رکھیئے

گُلشنِ تقوٰی پہ اِس ماہ میں آتی ہے بہار
طالبِ فصلِ بہاراں ہیں تو روزے رکھیئے

دِل کی تسکین کا موجب ہیں فقط صَوم و صلوٰۃ
آپ سرگشتہ و حیراں ہیں تو روزے رکھیئے

میزباں ہوتا ہے صائم کا خدائے رحماں
اس کے الطاف کے خواہاں ہیں تو روزے رکھیئے

ماہِ رمضان کی تکریم ہے سب پر واجب
آپ بھی "شاہدِ" رمضاں ہیں تو روزے رکھیئے

روزہ تریاق ہے شیطان کے سب زہروں کا
اُس کے حملوں سے پریشاں ہیں تو روزے رکھیئے

مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (سورہ بقرہ)
جس نے رمضان کا مہینہ پایا اُسے چاہیئے کہ اس میں روزہ دار رہے۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلّغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی برکات

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

(قسط نمبر ۴)

فضیلت لیلۃ القدر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اذا کان لیلۃ القدر نزل جبریل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدھم یعنی یوم فطرھم باھی بھم ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاءہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیھم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنھم فیقول ارجعوا قد غفرت لکم وبدلت سیاٰتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لھم

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۲)

جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل فرشتوں کی جماعت میں آتے ہیں اور ہر بندے پر خواہ وہ بیٹھا یا کھڑا ہو اور خدا کا ذکر کر رہا ہو۔ ان پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور پھر جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے۔ پھر فرشتوں سے فخریہ طور پر کہتا ہے۔ اے فرشتو کیا اجر ہے اس کا جس نے اپنی ڈیوٹی پوری کرلی۔ فرمایا اے ہمارے رب۔ ان کی جزا یہ ہے کہ ان کو پورا پورا اجر دے۔ پھر ان کو کہا میرے فرشتو۔ میرے بندوں اور میری بندیوں نے جو کام ان کے ذمہ لگایا تھا پورا کر دیا۔ اور پھر دعائیں مانگتے ہوئے نکلے ہیں۔ میری عزت میرے جلال۔ میرے شرف اور بلند مرتبہ کی قسم۔ میں ضرور ان کی دعائیں قبول کروں گا۔ پس وہ جواباً کہے گا۔ تم واپس جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ اور میں نے تمہاری بدیوں کو نیکیاں کر دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ واپس بخشے ہوئے آئیں گے۔

فطرانہ

جس کو صدقۃ الفطر کہتے ہیں۔ گھر کے جو افراد خواہ وہ نوکر یا غلام پھر اسی دن پیدا ہونے والا بچہ ہو ان کی طرف سے پورا صدقۃ الفطر دینا یا نصف دینا ضروری ہے اور یہ رقم نماز عید کو جانے سے پہلے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ غرباء کا حق ہے۔ ان کو ایسے وقت میں ادا کرنی چاہیئے تاکہ وہ بھی اپنی عید کا ساز و سامان خرید کر عید کی خوشی میں حقیقی رنگ میں شامل ہو سکیں۔ اور پھر اپنے گرد و پیش کے حالات کا بھی جائزہ لینا پڑتا ہے۔ اور زمانہ مہنگا ہو تو فطرانہ کو بھی بڑھانا پڑتا ہے۔ اور اس فطرانہ کی غرض و غایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ

زکوٰۃ الفطر طھر الصیام من اللغو والرفث و طعمۃ للمساکین۔

(رواہ ابوداؤد)

فطرانہ لغویات اور فضول باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے ہوتا ہے۔

عید الفطر

فطر کے معنی روزہ کھولنے کے ہیں چونکہ ایک ماہ روزے رکھ کر عید کے دن روزہ نہیں رکھا ہوتا۔ اس نسبت سے عید الفطر کہتے ہیں۔ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ بلکہ اس دن روزہ رکھنے والے کو شیطان کہتے ہیں حسب ارشاد نبوی ہر مسلم سنت نبوی کے مطابق عید کے موقعہ پر خوش ہوتا ہے۔ نئے نئے کپڑے پہنتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو تحفہ تحائف دیتے اور ایک دوسرے کو گلے ملتے ہیں۔ اچھے اچھے کھانے کھاتے اور کھلاتے ہیں۔ اسی طرح اور جائز خوشیوں کے مواقع پیدا کر کے ان سے محظوظ ہوتے ہیں۔ یہ اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ ہم نے رمضان المبارک خداوندی ارشاد کے ماتحت بسر کیا۔ اور جس غرض کے لئے روزے رکھے تھے۔ اس مقصود کو ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ اور ظاہری طور پر آج عید کا دن جو خوشیوں سے بھرپور ہے دیکھنا نصیب ہوا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کی ہستی کو پا لیتا ہے۔

الغرض عید کا منانا اس غرض کا اعلان ہے کہ ہم اپنے خدا کے حصول میں اور اس کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہ ہو تو پھر روزے صرف بھوکے اور پیاسے رہنا ہے۔ خداوند اس سے بچائے اور ہمیں بھی صحیح رنگ میں عید منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روزے دار سے خدا تعالیٰ کا پیار

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی روزہ دار بھول کر کھا بھی لے تو اس کو غم و فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس کا روزہ ہو گیا اور یہ کھانا خداوند تعالےٰ کی میزبانی تھی چنانچہ فرمایا۔

من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ

(متفق علیہ)

جس روزے دار نے بھول کر کھا پی لیا اسے روزہ پورا کر لینا چاہیئے یہ خدا تعالےٰ نے اس کو کھلایا پلایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواہش

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فدیہ کے بارہ میں فرمایا:۔

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر چیز خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں، تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جا رہا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا۔

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء بحوالہ انفاس قدسیہ)

امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر کاربند ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو۔ اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قد افلح من زکّٰھا یوں تو ہزاروں چور زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر کیا وہ در حقیقت ایسے ہیں ہرگز نہیں۔ امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۳۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

• اشانٹی اور ٹیچیمان میں ریجنل کانفرنسوں کا انعقاد
• "وا" میں لجنہ اماء اللہ کا پہلا علاقائی اجلاس
• انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مبلغ انچارج گھانا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی اور تربیتی مساعی بدستور جاری ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار اشانٹی ریجن کی جماعت کی ریجنل کانفرنس میں شامل ہوا۔ کانفرنس جمعہ کے روز شروع ہوئی تھی۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ پڑھا اور دوستوں کو بتایا کہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنے پیارے انبیاء اور ان کی جماعتوں کے ساتھ پیار اور تائید کا سلوک کرتا رہا ہے۔ اور مثالیں دے کر بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا محبت اور تائید کا سلوک رہا ہے۔ اور ساتھ ہی دوستوں کو اپنی ذمہ واریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کانفرنس شروع ہوئی۔ افتتاحی تقریر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، دوستوں کو پہنچایا اور اس بات کا بھی اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور نے از راہ شفقت "نصرت جہاں سکیم کے تحت ہسپتال اور سکولوں کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے اس سال گھانا کے لئے نو لاکھ سیڈی سے کچھ زائد رقم خرچ کرنی منظور فرمائی ہے اور بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ چند ہی سال ہوئے یہ سکیم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے شروع کر دی گئی تھی۔ جبکہ جماعت احمدیہ گھانا کے وسائل بہت ہی محدود تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سکیم میں اتنی برکت ڈالی کہ اب جماعت احمدیہ گھانا کو اپنے وسائل سے جماعت کے ایک ہی شعبہ پر ایک ہی سال کے لئے اتنی رقم خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور کہا کہ یہ ایک نشان ہے جس سے دیکھنے والے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خاکسار نے ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کو بتایا کہ حضور نے یہ سکیم بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے شروع کی ہے آپ اسے ذہن میں رکھیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔

خاکسار کی افتتاحی تقریر کا خلاصہ گھانا ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انگریزی کے علاوہ گھانا کی ساری لوکل زبانوں میں کئی بار نشر کیا گیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کی اطلاع بہتوں کو ہوئی فالحمد للہ

جماعت کی روایات کے مطابق اس سال کی ریجنل کانفرنس گزشتہ سال کی کانفرنس کی نسبت زیادہ کامیاب رہی تعداد کے لحاظ سے بھی اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی۔ اس سال کانفرنس کے موقعہ پر ۴۰ ہزار سیڈی چندہ پیش کیا گیا جو گزشتہ سال کی نسبت سو فیصدی اضافہ کے ساتھ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اشانٹی کانفرنس کے بعد خاکسار کو برونگ اہافو جماعت کی ریجنل کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے ٹیچیمان جانا پڑا۔ خاکسار کو اس کانفرنس میں بھی افتتاحی اور اختتامی تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے جماعت کو احیاء اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے مزید یہ کہا کہ جماعت احمدیہ گھانا بحیثیت جماعت کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ نہیں ملے گی۔ تاہم ہر احمدی فرد بحیثیت ایک شہری کے کسی بھی سیاسی پارٹی کا ممبر بن سکتا ہے اور ووٹ دے سکتا ہے۔

اس بیان کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ گھانا میں انتخابات کے سلسلہ میں کئی سیاسی پارٹیاں وجود میں آ گئیں اور بعض مذہبی ادارے خصوصی عیسائی ادارے سیاست میں کھلم کھلا حصہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کو بہتوں نے ناپسند کیا اس وجہ سے خاکسار کے اس بیان کو جسے ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ ملک بھر میں شہرت دی گئی تھی بہت سے لوگوں نے پسند کیا اور خاکسار سے مل کر بھی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ان میں سے ایک شخص جو قابل ذکر ہے وہ گھانا بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سیکرٹری مسٹر مائیکل اٹاڈیکا صاحب ہیں انہوں نے مجھ سے مل کر کہا کہ جماعت کا غیر جانبدارانہ طریق بہت پسندیدہ ہے۔ اور باقی مذہبی اداروں کے لئے مثالی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کانفرنس کی بھی کامیابی گزشتہ سال کی نسبت نمایاں رہی۔ مثلاً گزشتہ سال گیارہ ہزار سیڈی بطور چندہ وصول ہوئے تھے۔ اس سال کانفرنس کے موقعہ پر ۱۸ ہزار سیڈی وصول ہوئے فالحمد للہ

برونگ اہافو ریجن کی کانفرنس اشانٹی ریجن کی کانفرنس کے ایک ہفتہ کے بعد منعقد کی گئی تھی۔ اس کے ایک ہفتہ بعد اپر ریجن کی لجنہ اماء اللہ کی ریجنل کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے خاکسار وا روانہ ہوا۔ یہاں بھی خاکسار کو خطبہ پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اور کانفرنس کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر بھی کیں۔

یہ کانفرنس جو اپر ریجن کی لجنہ اماء اللہ کی سب سے پہلی ریجنل کانفرنس تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی اور ۱۲ ہزار سیڈی بطور چندہ وصول ہوئے

وا میں اپر ریجن کی جماعت کے ایگزیکٹو کے ممبران سے بھی ملنے اور جماعت کی ترقی کے متعلق بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں مجلس نصرت جہاں کے تحت سیکنڈری سکول کی بورڈ آف میٹنگ بلائی جس میں جماعت کی ترقی کے لئے بات چیت کی گئی۔ اور تدابیر سوچی گئیں۔

اسی طرح مولوی محمد بن صالح کے بچے کے عقیقہ کی تقریب میں شامل ہونے اور اس موقعہ پر بچوں کی تربیت کے لئے اسلامی تعلیم واضح کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ وا میں عیسائی دوستوں۔ علاقہ کے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بنک منیجر صاحب۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ پولیس کمشنر صاحب سے بھی دینی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ وا کی جماعت کو ایک بہت بڑی زمین مل گئی ہے۔ چنانچہ خاکسار کے وا جانے تک جماعت نے بیس ایکڑ زمین صاف کی ہوئی تھی۔ اور لجنہ کی مدد سے فارم بنایا ہوا تھا۔ اس کوشش کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وا سے واپس آکر اکرا پہنچتے ہی اکرا کی مسجد میں پریس اور ٹی وی کے نمائندوں میں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ (جو سب سے پہلی بار گھانا میں طبع ہوا ہے) کا باقاعدہ اعلان کیا گیا۔ اس موقعہ پر گھانا کے وزیر تعلیم جو مذاہب کے بھی وزیر ہیں کو مدعو کیا گیا۔ یہ وزیر ایک پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمی ہیں جو گھانا کی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے وائس چانسلر بھی رہے ہیں اتفاق سے اس دن نائیجیریا کے ہیڈ آف اسٹیٹ گھانا تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے وزیر موصوف مصروف تھے۔ تاہم انہوں نے گھانا نیشنل ڈویلپمنٹ کونسل کے ڈائریکٹر کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ چنانچہ ڈائریکٹر صاحب نے تقریب میں شامل ہو کر وزیر تعلیم کی طرف سے تقریر کی۔

اسی دن شام کو اکرا کے ایک مشہور ہوٹل Palm Court میں پارٹی کی گئی جس میں ملک بھر کی اہم شخصیتوں کو بلایا گیا جو شخصیتیں پارٹی کے لئے حاضر ہوئیں۔ ان میں Muslim Representative کونسل کے نمائندہ اور عیسائی پادری۔ ٹی وی کے نمائندے، وزیر تعلیم کے نمائندہ۔ مالی کے سفیر کے نمائندہ، امریکی سفیر کے نمائندے وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان اخباری نمائندے، فوج کے نمائندہ افسران کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ ہوٹل میں بھی تراجم قرآن مجید کی نمائش کی گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتوں کو معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں کس قدر اسلام اور قرآن کی عظیم خدمت کر رہی ہے فالحمد للہ

اس تقریب کی خبر گھانا کے اخبارات میں شائع ہوئی اور ٹیلی ویژن پر اس کے متعلق خاص پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کا نام تھا "[illegible] Town [illegible]" یعنی اکرا میں اس ہفتہ میں سب سے اہم تقریب یا اہم خبر۔ اس پروگرام میں مسجد کی تقریب اور اس کے علاوہ ہوٹل کی تقریب کے نظارے دکھائے۔ علاوہ ازیں خاکسار کا انگریزی زبان میں انٹرویو لیا۔ جس میں خاکسار نے گھانا میں قرآن کریم کی اشاعت کی اہمیت اور فوائد کو واضح کیا۔ اس طرح خاکسار کو قرآن مجید کی اس خدمت کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کرنے کی توفیق و سعادت دی ہے۔ جماعت کو یہ توفیق ملی کہ ملک میں پچاس سے زائد پرائمری اور مڈل سکول اور سات سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال کھولے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ٹی وی پروگرام بھی تبلیغ کا ذریعہ ثابت ہوا۔

اکرا میں یوم خلافت منایا گیا۔ خاکسار نے خلافت کی برکات پر تقریر کی اور خلافت کے متعلق بعض مسائل بیان کئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور اس خطہ کو اسلام کے نور سے منور فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۸ سال پہلے ـــــ ۸ راگست ۱۹۲۱ء

افریقہ میں اسلام کی یلغار کا آغاز، غانا میں احمدیہ مسلم مشن کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی مولانا نیرؓ کی آمد پر ساری فینٹی قوم احمدیت میں داخل ہوگئی

پاکستان سے باہر جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی آغوش میں آنے کی سعادت یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق و مغرب میں بسنے والی ہر قوم کے سعادت مند افراد کے حصہ میں آئی ہے اور مسلسل آرہی ہے لیکن مغربی افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کو جس وسیع پیمانے پر قبولِ حق کی توفیق ملی وہ ان کی انتہائی سعادت مندی اور خوش بختی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ خوش قسمت لوگ وہ تھے جنہوں نے اپنے وطن سے ہزاروں میل دور ظاہر ہونے والے امام مہدیؑ کو قبول کیا۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دل میں کس طرح اٹھی آپ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں نے جب یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقے کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے ۔۔۔ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا ذکر احادیث میں آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنالیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء)

چنانچہ حضور نے افریقہ میں پہلا احمدیہ مسلم مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ کا انتخاب فرمایا جو کہ اس وقت لنڈن میں فریضۂ تبلیغ اسلام ادا کر رہے تھے۔ مولانا نیرؓ صاحب لنڈن سے روانہ ہو کر پہلے سیرالیون پہنچے۔ اس کے بعد آپؓ نے ۲۸ فروری ۱۹۲۱ء کو شام ساڑھے چار بجے گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر قدم رکھا اور مسٹر عبدالرحمٰن پیڈرو کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔

تاریخ احمدیت جلد پنجم صـ۲۷ میں حضرت مولانا نیرؓ کے غانا وارد ہونے کا دلچسپ حال درج ہے۔ گولڈ کوسٹ (غانا) عملاً عیسائیت کا مرکز تھا جہاں شمالی اور جنوبی نائیجیریا اور وسطی افریقہ کے کچھ لوگ آباد ہو گئے تھے اور اصل باشندوں میں سے صرف فینٹی قوم مسلمان تھی جس کے چیف (امیر) کا نام مہدی تھا۔ جس رات حضرت نیرؓ صاحبؓ سالٹ پانڈ پہنچے، اسی رات مہدی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے کمرے میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چیف مہدی اسلام کا درد رکھنے والے بزرگ تھے انہوں نے کسی شامی دوست سے حضرت مفتی محمد صادق کا پتہ معلوم کیا اور لنڈن خطوط لکھے اور کچھ روپیہ بھی جمع کر کے بھجوایا کہ مسلمانوں کا کوئی سفید فام مبلغ بھجوایا جائے مگر دو سال تک کسی مبلغ کو نہ بھجوایا جاسکا۔ یہاں تک کہ عوام میں سخت بدگمانی پیدا ہو گئی۔

فینٹی قوم احمدی ہوگئی۔

بہر حال آپ پہنچے تو مختلف دیہات سے لوگ آپ سے آکر ملے اور ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء کو چیف مہدی کی جائے رہائش اکرافل میں فینٹی مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ مولانا نیرؓ صاحب بذریعہ موٹر وہاں پہنچے۔ چیف مہدی کے مکان کے سامنے پانچ صد افراد کا مجمع تھا مولانا نیرؓ صاحب کے لئے علیحدہ میز کرسی لگائی گئی جہاں ان کے ترجمان اور ائمہ مساجد حلقہ بنائے بیٹھے تھے اس موقع پر چیف مہدی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ۴۵ برس سے مسلمان ہوں مگر مجھے صرف اللہ اکبر آتا تھا۔ یہی میرے ساتھ کے دوسرے مسلمان جانتے تھے۔ ہم جاہل ہیں۔ اسلام کا پورا علم نہیں۔ سفید آدمی مسیحیت سکھانے آتے ہیں۔ میں بوڑھا ہوں۔ مجھے فکر تھی کہ میرے بعد مسلمان، مسلمان رہیں۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں آپ آگئے ہیں۔ اب یہ مسلمان آپ کے سپرد ہیں ان کو دین سکھایا جائے ـــ ۱۸ مارچ کو دوسرا جلسہ ہوا اور جلسہ کے اگلے دن ان کی مجلس کے اکابر نے فیصلہ کیا کہ ہم سب لوگ اپنی اپنی جماعتوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

بعد ازاں مولانا نیرؓ نائیجیریا تشریف لے گئے اور چار ماہ کے بعد واپس آئے اور آج سے ٹھیک ۵۶ سال قبل آپ نے ۸ راگست ۱۹۲۱ء کو واپس سالٹ پانڈ پہنچ کر شہر کے عین وسط میں کمرشل روڈ پر ایک دو منزلہ مکان کرائے پر لے کر مشن ہاؤس باقاعدہ قائم کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے ملک کا ایک لمبا دورہ کیا اور جماعتوں کا قیام کرنے کے بعد ملک کے چار حصوں میں چار عہدیدار مقرر کئے اور دسمبر ۱۹۲۱ء کو دوبارہ نائیجیریا تشریف لے گئے۔ اس کے بعد قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو روانہ کیا جو کہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۲ء کو سالٹ پانڈ پہنچے۔ آپ کے دور میں تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری کیا گیا۔ ابھی حکیم صاحب وہیں تھے کہ حضورؓ کے حکم پر مولوی نذیر احمد صاحب علی گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے اور کچھ عرصہ حکیم صاحب کا ہاتھ بٹانے کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء سے گولڈ کوسٹ مشن کے انچارج مقرر ہوئے اور اپنے طویل دور میں اسلام کے ایک تاریخی، انتھک اور کامیاب جرنیل ثابت ہوئے اور افریقہ میں ہی وفات پا کر دفن ہوئے۔

مولانا نذیر احمد مبشر کی آمد

۲۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو مکرم مولانا نذیر احمد علی جب قادیان سے دوسری مرتبہ مغربی افریقہ واپس آئے تو آپ کے ہمراہ مکرم مولانا نذیر احمد مبشر بھی گولڈ کوسٹ پہنچے اور جب مولانا نذیر احمد علی حضورؓ کے ارشاد پر سیرالیون میں نیا مشن کھولنے تشریف لے گئے تو مولانا نذیر احمد مبشر نے گولڈ کوسٹ مشن کا چارج لے لیا۔ آپ کے دور میں گولڈ کوسٹ مشن نے جلد ترقیات کیں اور بڑی تیزی سے جماعت پھیلی حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک بار مولوی نذیر احمد مبشر کی نسبت فرمایا تھا کہ افریقی اقوام میں بیداری کے جو سامان پیدا ہوئے ہیں ان میں "مولوی نذیر احمد صاحب کو اس عمارت کی ایک بنیادی اینٹ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔" (تاریخ احمدیت جلد پنجم صـ۲۸۵) مکرم مولانا نذیر احمد مبشر ۱۹۶۱ء تک غانا مشن کے انچارج رہے۔ اس کے بعد مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج ہوئے۔ آج کل غانا کے باشندے مکرم عبدالوہاب صاحب آدم امیر اور مشنری انچارج ہیں۔

> "کوئی ایسی قوم جو اپنی تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی"
> (حضرت المصلح الموعودؓ)

غانا مشن کے بارے میں آراء

غانا مشن کے بارے میں چند آراء بڑے اختصار سے درج کی جاتی ہیں۔ پروفیسر ایس جی ولیم سن، غانا یونیورسٹی کالج، "جماعت احمدیہ کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا، اب معرضِ خطر میں ہے" مجلہ الازہر جولائی ۱۹۵۸ء الاسلام فی غانا کے عنوان سے لکھتا ہے۔ "فرزندانِ احمدیت کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی طور پر کامیاب ہیں"۔ غانا کے ڈپٹی سپیکر الحاج یعقوب طالع نے بیان دیا کہ "اگر احمدیہ جماعت اسلام کے احیاء اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی جدوجہد نہ کرتی تو اسلام مادیت کے تھپیڑوں میں کبھی کا دب چکا ہوتا"۔ غانا یونیورسٹی کے ایک لیکچرار جے۔ آئی۔ پرائس نے مانچسٹر گارڈین کی ایک اشاعت میں لکھا۔ "یہ جماعت تیزی کے ساتھ ترقی کے راستہ پر گامزن ہے۔ عیسائی اور مشرکین دونوں میں سے لوگ جوق در جوق اس میں داخل ہو رہے ہیں۔"

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے

انڈونیشیا میں مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج

ایک احمدی انڈونیشین خاتون کی بے مثال قربانی

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح انڈونیشیا میں بھی احمدی مبلغین تبلیغ اسلام اور قرآنی تعلیمات کی اشاعت میں دن رات کوشاں ہیں اور خدا کے فضل سے ان کی مساعی کے نتیجہ میں انڈونیشیا میں ایسے مخلصین پیدا ہو چکے ہیں کیا مرد اور کیا عورتیں جو اسلام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انڈونیشیا مشن کے انچارج مکرم محمود احمد صاحب چیمہ نے جو رپورٹ بھجوائی ہے اس کا ملخص ہدیہ قارئین "الفضل" کیا جاتا ہے۔

باؤنڈنگ شہر کے اہم اور انتہائی بارونق علاقہ میں ایک نہایت مخلص اور دیندار خاتون محترمہ ایبو درمہ صاحبہ نے ایک ہزار میٹر پر مشتمل ایک وسیع قطعہ اراضی خرید کیا جس کی مالیت دس ملین روپیہ انڈونیشین ہے اور اس میں سے سات صد میٹر زمین پر اپنی جیب سے پندرہ ملین روپیہ انڈونیشین خرچ کر کے اس مخلص اور فدائی اسلام خاتون نے ایک شاندار اور قابل دید مسجد تعمیر کروائی۔ بقیہ تین صد میٹر پر محترمہ موصوفہ اپنا مکان تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی تھیں مگر اب انہوں نے وہ قطعہ بھی جماعت احمدیہ کے لئے وقف کر دیا تاکہ اس میں مشن ہاؤس اور دفاتر تعمیر کئے جا سکیں۔

مؤرخہ ۲۹/۷ کو محترم محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج انڈونیشیا نے مسجد کے اندر وہ اینٹ جس پر ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ربوہ کے بعد محترم ہادی ایمانی صاحب کی درخواست پر دعا فرمائی تھی، نصب کی۔ اس تقریب میں باؤنڈنگ کی قریباً ساری ہی جماعت شامل ہوئی اور محترم مبلغ انچارج صاحب نے مع جملہ احباب کے دعا کروائی۔

مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ ایبو درمہ صاحبہ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے اور اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

حکومت کے افسرانِ اعلیٰ کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مؤرخہ ۳ر جولائی ۷۹ء کو Kuningan میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر میں ایک روحانی تقریب منعقد ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت محترم محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج، مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ اسلام، مکرم یحییٰ صاحب اور مانسلور کے احمدی نمبردار صاحب مکرم قل مان صاحب اور جماعت احمدیہ کے صدر مکرم بلسنگ صاحب متذکرہ دفتر میں گئے جہاں پر عدالت کے حاکم اعلیٰ، ملٹری اور پولیس کے حاکم اعلیٰ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سب سے پہلے محترم قل مان صاحب نے وفد کا حکام سے تعارف کروایا۔ بعد ازاں محترم چیمہ صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروا کے جماعتی مساعی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ان چاروں افسرانِ اعلیٰ کو قرآن کریم مع ترجمہ انڈونیشین اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیکٹوں کی صورت میں بطور ہدیہ پیش کیا جس کو افسران نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور جماعت کی مساعی جلیلہ کی تعریف کی اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اسلامی کتب کی نمائش

یکم تا ۶ر جولائی شہر KUNINGAN کے وسط اور اڈہ لاریاں کے بالکل قریب ایک مقام پر اسلامی کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ اس نمائش میں غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم، کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر لٹریچر کو نہایت خوبصورتی سے ترتیب دیا تھا۔ عقائد جماعت احمدیہ اور الہامات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جلی حروف میں لکھ کر دیواروں پر چسپاں کیا گیا۔ نواحی علاقہ میں اس نمائش کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ٹیپ ریکارڈر اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی موجود تھا۔

ان چند ایام میں ہزاروں افراد نے آکر نمائش کا معائنہ کیا اور کثیر متلاشیانِ حق کے سوالات کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ علاقہ کے احباب نے اس نمائش پر بہت خوشنودی کا اظہار کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مؤرخہ ۲/۷۹ تا ۴/۷۹ مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع مانسلور میں منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے مختلف موضوعات پر درس دیا اور مختلف عناوین پر تقاریر کیں اور خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماع کے آخر پر محترم مبلغ انچارج صاحب نے مختلف مقابلہ جات میں اوّل، دوم، سوم آنے والے خدام اور اطفال کو انعامات تقسیم کئے۔

اس اجتماع میں ۳۰۰ خدام اور ۵۰ اطفال نے شرکت کی۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۵ر جولائی تا ۷ر جولائی ۷۹ء کو مانسلور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ یہ شہر جاکرتہ سے ۳½ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس جلسہ کے جملہ انتظامات مقامی احباب جماعت نے بڑے خلوص اور محنت سے سرانجام دیئے۔ جماعت کے دوستوں نے آنے والے مہمانوں کو اپنے گھروں میں رہائش مہیا کی۔ اس جلسہ میں سرکاری افسران اور اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ میں دو ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ (تفصیلی رپورٹ بعد میں ارسال کی جائے گی)

جلسہ کے آخری دن ہمارے مبلغ محترم منیر الاسلام صاحب نے جزیرہ بالی میں مسجد کی تعمیر کے لئے مالی تحریک کی تو چند منٹوں میں جماعت کے مخلصین نے چھ لاکھ روپیہ انڈونیشین جمع کر دیا۔ بعض بہنوں نے اپنے زیورات اور گھڑیوں تک کو پیش کر دیا۔ بچوں نے ڈاک کی ٹکٹیں بھی پیش کیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس جماعت کو مزید ترقیات سے نوازے اور اخلاص میں روز افزوں ترقی سے نوازے۔ آمین۔

وکالت تبشیر
تحریک جدید ـــ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک اور صدقات کا انعام

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے ـــ خدا تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسی کو اس کی امید بھی نہیں ہوتی ... تم یہ مت گمان کرو کہ تمہاری قربانیاں ضائع جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لئے جو انعام مقرر کیا ہے وہ تمہارے وہم و گمان سے بھی بالا ہے۔" (تفسیر کبیر سورہ بقرہ صـ۵۵۲)

رمضان المبارک اور صدقات کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ تحریک جدید کی مالی قربانیاں بھی صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتی ہیں۔ لہٰذا ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنے کئے ہوئے وعدوں کی ادائیگی فرما کر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکات اور اس کے انعامات کے مستحق بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ

فارم تشخیص بجٹ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ یہ فارم تشخیص کروا کر مقررہ تاریخ ۱۰ر ستمبر ۷۹ء تک بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ محترمہ حمیدہ بیگم عباسی اچانک گرنے سے عرصہ چار سال سے ریڑھ کی ہڈی کا فریکچر ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ مختلف ڈاکٹر صاحبان کا ربوہ، لائل پور اور لاہور میں علاج کروایا گیا جس سے کبھی افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی دوبارہ تکلیف عود کر آتی ہے۔ گزشتہ دو ہفتے ہوئے دونوں گردوں میں تکلیف، پیشاب کی شکایت اور جسم میں سوجن ہو گئی۔ علاج کے لئے لائل پور لے جایا گیا۔ اب گردوں کی تکلیف و جسم کی سوجن سے آرام ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کی درد جسم کے ہلنے سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری عبد العزیز کھوکھر۔ دار الصدر شمالی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۱۔ ۱۳ رجون بعد نماز عشاء خاکسار کے چچا میاں دین محمد صاحب آف احمد نگر قولنج کی بیماری سے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے خوش اخلاق اور ملنسار اور پکے احمدی تھے۔ ہر عُسر و یُسر میں احمدیت پر قائم و کاربند رہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سلطان بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے چچا مرحوم کے متعلق بتایا کہ ایک دفعہ بچپن میں وہ زخمی ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا سیر کرتے ہوئے ہمارے گاؤں قادر آباد میں آئے اور چچا مرحوم کو دوائی دی جس سے وہ صحتیاب ہو گئے۔

محترم چچا مرحوم کے دو بیٹے برسرِ روزگار اور صاحبِ اولاد ہیں، ایک بیٹی بھی اپنے گھر خوش اور اولاد رکھتی ہے۔

۱۴ رجون کو مرحوم کی نماز جنازہ پہلے خاکسار نے احمد نگر میں پڑھائی پھر ربوہ میں محترم جناب امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے ان کی تدفین مقبرہ بہشتی میں ہوئی اور آخر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے۔ آمین

(خاکسار عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ ساہیوال)

۲۔ میرے خالو جان محترم جناب ملک عبدالباسط صاحب جو کہ کراچی میں رہائش پذیر تھے مورخہ ۱۷ رجولائی کو خالقِ حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ایک متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ نمازِ تہجّد کے خاص پابند اور دعاگو تھے انتہائی سادہ زندگی بسر کرنے والے اور مشفق انسان تھے۔ آپ کی تدفین بفضلِ خدا موصی ہونے کے سبب بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک خاندانِ کثیر کو اپنے غم میں سوگوار چھوڑا ہے۔

تمام احبابِ جماعت سے آپ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے دلی درد سے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار آفتاب احمد جمال قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

۳۔ میری بیوی بلقیس بیگم لاہور میں مورخہ ۲۱/۶/۷۹ کو فوت ہو گئی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی روز شام کے وقت صندوق میں ویگن پر ربوہ لایا گیا۔ نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک میں جنازہ پڑھا گیا اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ میری ۵۳ سالہ رفیقِ حیات رہی۔ پابندیٔ نماز و تہجّد کی پابند۔ خوش اخلاق، ہمدرد اور صلح کُن تھیں۔ ٹھیکیدار میاں محمد چراغ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھی۔ مرحومہ کے نرینہ اولاد کوئی نہ تھی صرف تین لڑکیاں ہیں جو کہ شادی شدہ اور عیال دار ہیں۔ بڑی لڑکی امینہ اہلیہ کرامت اللہ مزنگ مغلپورہ لاہور۔ نعیمہ اہلیہ چوہدری علی حیدر ایل شاہد۔ بی۔ ایس سی واقفِ زندگی مربی سلسلہ النور سوسائٹی کراچی اور رفیعہ اہلیہ مرزا محمود احمد شمس ڈپٹی مینیجر ایچ۔ ایم۔ سی ٹیکسلا ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد شریف ریٹائرڈ۔ بیت الشریف دارالصدر ربوہ)

۴۔ میرے ابّا جان ملک عبدالباسط ابن ڈاکٹر عبدالغنی مرحوم ۱۷ رجولائی ۱۹۷۹ء کو صبح ساڑھے تین بجے انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے پسماندگان میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

مرحوم پیدائشی احمدی اور موصی تھے اور جماعت کے سرگرم کارکن تھے۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ دین سے التماس ہے کہ میرے ابّا جان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور مجھے اپنے والد صاحب کے نقشِ قدم پر چل کر جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار ملک عبدالرزاق۔ لانڈھی کراچی)

اداریہ (بقیہ ص۲)

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ط وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ٥

(لقمٰن آیت ۲۳)

ترجمہ:- اور جو شخص اپنی توجہ کو اللہ کی طرف پھیر دیتا ہے (اور اسی کی طرف پھیرے رکھتا ہے) اور وہ اپنے عمل میں بھی پورا محتاط ہے تو وہ ایسا ہے کہ (گویا) اس نے ایک مضبوط کڑے کو پکڑ لیا ہے۔ اور اللہ کی طرف ہی تمام کاموں کا انجام پھرتا ہے۔

اس آیت میں مضبوط کڑے کو پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو اپنی توجہ کو خدا کی طرف پھیرے رکھتا ہے اور بڑی احتیاط سے نیک اعمال بجا لانے میں مصروف رہتا ہے وہ کبھی شیطان کے بہکائے میں نہیں آتا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کی آئندہ نسلیں بھی شیطان کے بہکائے میں آنے سے محفوظ ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کا اُسی کے نمونہ کو اختیار کرنا قرینِ قیاس اور بڑی حد تک یقینی ہوتا ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس سب سے زیادہ خطرناک دشمن سے آگاہ کرنے کے علاوہ اس کے خطرناک حربوں سے بچنے کے قرآنی طریق پر عمل پیرا ہونے پر بہت زور دیا ہے۔ جہاں تک شیطان کے خطرناک حربوں سے آگاہ کرنے کا تعلق ہے آپؐ نے خبردار فرمایا ہے کہ شیطان ایسا خطرناک دشمن ہے کہ یہ انسان کے جسم و جان کے اندر اس طور سے داخل ہوتا ہے کہ اسے اس کی خبر تک نہیں ہوتی اور پھر وہ اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو گھن کی طرح کھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ

(بخاری کتاب الاعتکاف)

ترجمہ:- شیطان انسان میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے۔

اسی طرح آپؐ نے شیطان کے خطرناک حربوں سے بچنے کے لئے اپنی توجہ کو ہمہ وقت خدا کی طرف رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اس کی وجہ آپؐ نے یہ بتائی کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ خود قریب آجائے گا ظاہر ہے جسے خدا تعالیٰ کی قُربت اور معیت حاصل ہو شیطان اُس کے قریب آ ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ فرمایا:-

اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ۔ (ترمذی)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تُو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو خوش حالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگ دستی میں پہچانے گا۔

چونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں دُنیا کو شیطان کی غلامی سے نجات دلانے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے ہیں اس لئے آپؑ نے اپنے متبعین پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی توجہ ہمہ وقت خدا ہی کی طرف رکھیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:-

"جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۹۴)

اس کی وجہ حضور علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی کہ جو شخص اپنی توجہ خدا تعالیٰ سے ہٹا لیتا ہے وہ شیطان کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے شیطان کے تسلط سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو۔ چنانچہ فرمایا:-

" اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۳۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

(مسیح موعودؑ)

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ابھی صرف چند سو سعید روحیں آکر ملی تھیں جنہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اُس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ پیشگوئی فرمائی:۔

"وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں"

(فتح اسلام)

اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا تعالیٰ کی بات کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ کیا یورپ کے تمام ممالک اور کیا امریکہ۔ پھر ایشیا اور افریقہ کے دُور افتادہ ممالک اور جزائر میں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں سعید روحیں جوق در جوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہیں لیکن مکمل غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے ابھی ہمیں بہت قربانیاں دینا پڑیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنائیے تا کہ کام میں اور وسعت پیدا ہو سکے۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک میں احباب روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اسلئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہاء ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

محترمہ زُہرہ بیگم اہلیہ سید عزیز اللہ شاہ انتقال کر گئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۷ ظہور (اگست) نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی حرم محترم حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا کی والدہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کل شام چھ بجے بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عشاء کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی اور اسی وقت رات قریباً دس بجے تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

مرحومہ عرصہ چار پانچ سال سے بیمار تھیں اور اب چند ماہ سے بیماری میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اور بینائی بھی ختم ہو گئی تھی آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں سید کلیم اللہ شاہ لاہور میں کاروبار کرتے ہیں، سید وسیم احمد شاہ پی۔ آئی۔ اے لاہور میں کیٹرنگ کا بزنس کرتے ہیں اور سید نعیم احمد شاہ لندن میں ہیں۔ بیٹیوں میں سے حضرت سیدہ مہر آپا ۲۴ جولائی ۱۹۴۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ اور دوسری بیٹی سیدہ ناصرہ بیگم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحبؓ کے صاحبزادے محترم شریف احمد سے بیاہی ہوئی ہیں۔

ادارہ الفضل اس سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ مہر آپا اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے، جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ سیدہ منصورہ فرزانہ سلمہا اللہ اہلیہ عزیزم مکرم سید نثار احمد صاحب حال مقیم اوسلو (ناروے) کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا کرے نیز اسے والدین کیلئے قرۃ العین اور ہر دو خاندانوں کیلئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین

(سید عبد اللہ شاہ۔ دار الصدر جنوبی ربوہ)

هو المستعان

املاک کنسرن (پراپرٹی اینڈ جنرل بزنس) رحمت بازار۔ ربوہ

ایک منفرد اندازِ فکر و عمل کے ساتھ آپ کی ضروریاتِ زندگی کے حصول میں انشاء اللہ آپ کے دوش بدوش آپ کے مفاد کا نگران ہوگا۔ کسی قسم کی منقولہ و غیر منقولہ املاک و جائیداد کی خرید و فروخت میں ہم سے مشورہ ضرور لیجئے۔ یقیناً آپ ہماری مستعدی اور کارکردگی سے مطمئن ہوں گے۔ انشاء اللہ

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس!

شوریٰ خدام الاحمدیہ کیلئے تجاویز جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ آخری تاریخ ۵ ستمبر ہے۔ (معتمد مرکزیہ)